(ر - ف - ص)

رُخصت اے بزمِ جہاں!

کتنے ہی رفقا و احباب اِس دُنیا کی عارضی امتحانی زندگی سے فارغ ہو کر ابدی زندگی کے جہانِ پُر اسرار میں جا چکے ہیں۔ ان مسافرانِ حیاتِ ابدی کی قطار میں مولانا نثار احمد جیسا عالم و خطیب اور مربّی و مزکّی شخص بھی شامل ہو گیا۔ مولانا مرحوم ضلع ہزارہ سے تعلق رکھتے تھے، وجیہہ اور خوش گفتار اور مزاح پسند تھے۔ پاکستان میں تحریکِ اِسلامی کی نمایاں خدمات امیرِ ضلع ہزارہ کی حیثیت سے انجام دیں۔ چند سال سے وہ برمنگھم (برطانیہ) کی جامع مسجد کی امامت و خطابت کے ساتھ ایک دینی مدرسے کے نگرانِ اعلیٰ کی ذمہ داریاں بھی ادا کر رہے تھے۔ گویا برمنگھم میں ایک اسلامی سنٹر بن گیا تھا۔ عالمِ فانی سے ان کا رخصت ہو جانا باعثِ قلق ہوا۔ خدا مولانا نثار پر ہزار در ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔

دوسرے مخلص ساتھی عبدالحمید خان انسان تھے، جو سیالکوٹ کے امیر رہ چکے تھے پھر لاہور کی جماعت میں کام کیا۔ بہت انکسار پسند اور خوش اخلاق تھے۔ ہسپتال میں زیرِ علاج تھے ۲۹ رجولائی کو انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی رُوح پر مغفرت نازل کرے۔ نیز ان کی طرح کے اور "انسان" تحریک کو عطا فرمائے۔ آمین!

سرِ خاکِ شہیدے ....

محترم ملک غلام علی صاحب اور میں ۱۹۴۱ء سے چلنے والے قافلۂ حق میں اوّل روز سے شامل تھے، لہٰذا ہمارا تعلق بھائیوں جیسا رہا۔ ان کی نیکی کا ایک مظہر عزیزم انعام اللہ خان کا دو بار جہادِ افغانستان میں شریک ہو کر ۱۹ راگست کو ہوزۂ لغمان میں کابل کی فوج کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہو جانا ہے۔ وصیت کے مطابق ان کی تدفین وہاں ہی کی گئی۔ شہید کے والدین کے سامنے اظہارِ غم سے زیادہ ہدیۂ تبریک پیش کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اس کی رُوح رحمتِ حق کی کرنوں کے جھرمٹ میں ہو گی۔

سرِ خاکِ شہیدے، برگ ہائے لالہ می پاشم (اقبال)